از عدالت الاعظمیٰ

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی
بنام
میسرز عبداللہ بھائی عبدالقادر

(جے۔ایل۔کپور، ایم ہدایت اللہ اور جے۔سی شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔غیر رہائشی پرنسپل کی ادائیگی کیلئے کمیشن ایجنٹ کی ذمہ داری۔کٹوتی کے قابل کاروباری نقصان کا ٹیسٹ۔انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 10(1)، 10(2)(xi)، 42(1)، 43۔

جواب دہندہ ایک رجسٹرڈ فرم تھی جو کمیشن ایجنٹ کے طور پر کاروبار کرتی تھی، اور انکم ٹیکس کے مقصد کے لیے اسے ہندوستان سے باہر کاروبار کرنے والے ایک غیر رہائشی پرنسپل کے ایجنٹ کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے سیکشن 42(1) کے تحت مدعا علیہ کو تخمینہ دار سمجھا جاتا تھا اور اسے غیر مقیم پرنسپل کی جانب سے 3,78,491 روپے بطور انکم ٹیکس ادا کرنے تھے۔جواب دہندہ فرم کے پاس پڑی رقم کی اجازت دینے کے بعد غیر مقامی پرنسپل کے اکاؤنٹ میں 3,20,162 روپے کا ڈیبٹ بیلنس ظاہر ہوا۔جواب دہندہ نے اس رقم کو برے قرض کے طور پر سمجھا اور اسے قابل کٹوتی نقصان کے طور پر دعوی کیا۔انکم ٹیکس آفیسر اور اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے جواب دہندہ کے دعوے کو مسترد کر دیا لیکن انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے اسے قابل اجازت کٹوتی قرار دیا جو کہ غیر مقیم پرنسپل کے ساتھ مدعا علیہ کی کاروباری سرگرمیوں کے نتیجے میں اٹھائے گئے ایک خراب قرض ہے۔ہائی کورٹ نے جواب دہندہ کے ذریعہ ہونے والی رقم کو کٹوتی کے قابل کاروباری نقصان کے طور پر دیکھتے ہوئے انکم ٹیکس ٹریبونل کے فیصلے کی توثیق کی۔کمشنر آف انکم ٹیکس کی اپیل پر،

منعقد کیا گیا، کہ جواب دہندہ اس کی طرف سے دعوی کردہ کمی کا حقدار نہیں تھا۔انکم ٹیکس ایکٹ کے سیکشن 42(2) کے تحت اس پر عائد ادائیگی کی ذمہ داری براہ راست کاروبار کو جاری رکھنے سے پیدا نہیں ہوئی اور نہ ہی یہ کاروبار سے متعلق ہے۔یہ نقصان جواب دہندہ فرم کے اپنے کاروبار میں ہونے والا تجارتی نقصان نہیں تھا بلکہ یہ کسی دوسرے شخص کے کاروبار سے پیدا ہوا تھا اور یہ ایکٹ کے 10(1) یا دفعہ 10(2)(xi) کے تحت جائز

کٹوتی نہیں تھی۔

گریشم لائف ایشورنس سوسائٹی بنام سٹائلز، (1892)3 ٹی۔سی 185 (ایچ۔ایل)، حوالہ دیا گیا ہے۔

کمشنر آف انکم ٹیکس بنام سر ایس۔ایم۔چٹناویس، (1932) ایل۔آر 59 آئی۔اے 290، اس کے بعد۔

بدری داس ڈھاگا بنام انکم ٹیکس کمشنر، (1959) ایس سی آر 690 اور کرٹس بنام جے۔اور جی۔ اولڈ فیلڈ، لمیٹڈ، (1925)9 ٹی۔سی 319، زیر بحث۔

لارڈز ڈیری فارم لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی، (1955)27 آئی ٹی آر 700، کلکتہ کمپنی، لمیٹڈ بنام انکم ٹیکس کمشنر، (1959)37 آئی ٹی آر 1 اور سی۔آئی۔آر بنام ہا گارت اور برن مردوچ (1929) اے۔سی 386، قابل اطلاق نہیں۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 312 آف 1959۔

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 21 آف 1956 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 23 اگست 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے ہر دیال ہارڈی اور ڈی گپتا۔

اے۔وی۔وشوناتھ ساستری اور آئی۔این شراف مدعا کے لیے۔

6/دسمبر 1960 عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور _ یہ انکم ٹیکس کمشنر کی طرف سے لائی گئی خصوصی اجازت کی اپیل ہے جو بمبئی کی ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف لائی گئی ہے جس میں جائزہ لینے والے کے حق میں سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ٹربیونل کا حوالہ دیا گیا سوال یہ تھا:

"چاہے حقائق پر اور کیس کے حالات میں روپے کی رقم۔ 3,20,162 انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 10(2)(xi) یا 10(2)(xv) کے تحت قابل اجازت کٹوتی ہے؟

جس میں ہائی کورٹ نے اس طرح ترمیم کی تھی:

"چاہے حقائق پر اور کیس کے حالات میں رقم 3,20,162 روپے قابل اجازت کٹوتی ہے"

اور اثبات میں اور اپیل کنندہ کے خلاف جواب دیا گیا۔

کیس کے حقائق جو مختصر بیان کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں: مدعا ایک رجسٹرڈ فرم ہے جو کمیشن ایجنٹ کے طور پر کاروبار کرتا ہے۔اس کے ساتھ پورٹ سوڈان کے ایک غیر رہائشی پرنسپل حاجی محمد سید البر باری کے ایجنٹ کے طور پر سلوک کیا گیا (اس کے بعد اسے غیر رہائشی پرنسپل کہا جائے گا)۔ یہ عدن، سعودی عرب اور سوڈان میں کپڑا اور کریانہ (یعنی متفرق اشیا) کی برآمد کا کاروبار کرتا تھا۔ یہ ہندوستان سے نان ریذیڈنٹ پرنسپل کو سامان فراہم کرتا تھا، جو اپنی طرف سے جواب دہندہ اور دیگر تاجروں کو کپاس ہندوستان میں فروخت کے لیے بھیجتا تھا۔ سال 43-1942، 44-1943، 45-1944 اور 46-1945 کے لیے، مدعا علیہ فرم کو انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 43 کے تحت غیر مقیم پرنسپل کے ایجنٹ کے طور پر سمجھا جاتا تھا (جسے بعد میں ایکٹ کہا جائے گا) انکم ٹیکس اور اضافی منافع ٹیکس کا مقصد۔ جواب دہندہ فرم کو ایکٹ کے دفعہ 42 (1) کے تحت تمام 3,78,491 روپے میں ادائیگی کرنی تھی اور جو رقم اس کے ہاتھ میں تھی اس کی اجازت دینے کے بعد پرنسپل غیر رہائشی کے کھاتے میں 3,20,162 روپے کا ڈیبٹ بیلنس ظاہر ہوا۔ تشخیص کے سال، 54 -1953 کے لیے، جواب دہندہ فرم نے اس رقم کو ایک خراب قرض کے طور پر سمجھا اور اسے منافع کے مقابلے میں کٹوتی کے نقصان کے طور پر دعوی کیا۔ انکم ٹیکس آفیسر نے اس دعوے کو ایکٹ کے دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت مانتے ہوئے اسے مسترد کر دیا۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے اسے ایکٹ کے دفعہ 10 (2) (xi) کے تحت سمجھا اور اس نے اسے بھی مسترد کر دیا۔ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹربیونل میں اپیل پر اسے ایک خراب قرض اور قابل اجازت کٹوتی قرار دیا گیا کیونکہ یہ ان کاروباری سرگرمیوں کے نتیجے میں خرچ ہوا تھا جو جواب دہندہ فرم غیر مقیم پرنسپل کے ساتھ کر رہی تھی۔ کمشنر آف انکم ٹیکس کے کہنے پر، کیس ہائی کورٹ کو بتایا گیا اور ہائی کورٹ نے سوال میں ترمیم کی اور اثبات میں جواب دیا، یعنی اپیل کنندہ کے خلاف۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ چونکہ قانون نے جواب دہندہ فرم پر ذمہ داری کو ادا کرنے کی ذمہ داری عائد کی ہے اور یہ مدعا علیہ کے کاروبار سے اتفاقی ہے یہ رقم ایک قابل کٹوتی نقصان ہے۔ اور یہاں تک کہ اگر یہ قرض نہیں تھا، تب بھی اس رقم کا دعویٰ کاروبار یا تجارتی نقصان کے طور پر کیا جا سکتا ہے، کیونکہ جواب دہندہ کے کاروبار کے حقیقی منافع تک پہنچنے میں نقصان کو کم کرنا پڑتا ہے۔ ہائی کورٹ نے اس طرح ایکٹ کی دفعہ 10 (1) کو مدعا علیہ کی طرف سے دعوی کردہ رقم پر لاگو کیا۔

تنازعہ میں رقم کی قابل اجازت جواب دہندہ فرم پر عائد ذمہ داری کی نوعیت پر منحصر ہے۔ مدعا علیہ کے وکیل کا موقف یہ تھا کہ وہ غیر ملکی تجارت کر رہا تھا اور اس کا ایک غیر ملکی تاجر سے لین دین تھا اور کاروبار کے دوران درآمدات اور برآمدات ہوتی تھیں اس لیے مدعا علیہ فرم اور غیر مقیم پرنسپل کے درمیان باہمی تعلق تھا۔ دفعہ 42 (1) کے اطلاق کو مدعو کرنے کے لیے اتنی گہری بات، یعنی ایجنسی کا قیام جیسا کہ اس دفعہ میں غور کیا گیا ہے۔ ادائیگی کی

ذمہ داری دفعہ 42(2) کے تحت پیدا ہوتی ہے جو فراہم کرتی ہے:

"جہاں کوئی شخص ٹیکس کے قابل علاقوں میں رہائشی نہیں ہے یا عام طور پر رہائشی نہیں ہے، ٹیکس کے قابل علاقوں میں رہنے والے کسی شخص کے ساتھ کاروبار کرتا ہے، اور یہ انکم ٹیکس آفیسر کو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے افراد کے درمیان قریبی تعلق کی وجہ سے کاروبار کا طریقہ ایسا ہے اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ رہائشی شخص کے ذریعہ اس شخص کے ساتھ جو رہائشی نہیں ہے یا عام طور پر رہائشی نہیں ہے، رہائشی کو یا تو کوئی منافع نہیں دیتا ہے یا عام منافع سے کم ہے جس کی اس کاروبار میں توقع کی جا سکتی ہے، اس سے حاصل ہونے والا منافع یا جو معقول حد تک ہو سکتا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ وہاں سے حاصل کیا گیا ہے، اس رہائشی شخص کے نام پر انکم ٹیکس کے قابل ہو گا جسے اس ایکٹ کے تمام مقاصد کے لیے، اس طرح کے انکم ٹیکس کے سلسلے میں تعین کنندہ سمجھا جائے گا۔

اس شق پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ دلیل دی گئی کہ مدعا علیہ کے کاروبار کی نوعیت غیر ملکی تجارت تھی جو غیر مقیم پرنسپل کے کاروبار سے جڑی ہوئی تھی۔ اس کی نوعیت ایسی تھی کہ ایکٹ کے دفعہ 42(2) کے تحت جواب دہندہ فرم پر عائد ذمہ داری کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے اور اس وجہ سے ہونے والے نقصان کو جواب دہندہ کے کاروبار سے متعلقہ اور اس سے پیدا ہونے والے نقصان کو سمجھا جانا چاہیے۔

"جس چیز پر ٹیکس لگانا ہے"، لارڈ ہالسبری، ایل سی نے کہا،

"منافع اور فوائد کی رقم ہے۔ میرے خیال میں لفظ 'منافع' کو اس کے فطری اور صحیح معنوں میں سمجھا جانا چاہئے۔ اس معنی میں جسے کوئی تجارتی آدمی غلط نہ سمجھے": گریشم لائف، ایشورنس سوسائٹی بمقابلہ اسٹائلز (ایل)۔ اس لیے یہاں تک کہ اگر دفعہ 10 کے ذیلی دفعہ (2) میں کٹوتی کو خاص طور پر شمار نہیں کیا گیا ہے تب بھی یہ قابل ٹیکس منافع کی عکاسی کرنے کے لیے قابل ڈیبیٹ آئٹم ہوگا۔ پریوی کونسل ان کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ سر ایس ایم سی ٹناویس نے کہا کہ ایکٹ کہیں بھی کسی کاروبار کے خراب قرضوں کی کٹوتی کی اجازت نہیں دیتا ہے، اس طرح کی کٹوتی لازمی طور پر قابل اجازت ہے کیونکہ کاروبار کے سلسلے میں جو انکم ٹیکس عائد ہوتا ہے۔ ایک سال کے منافع اور منافع اور اس سال کے منافع اور منافع کی رقم کا اندازہ لگانے میں ضروری طور پر ہونے والے تمام نقصانات کو لیا جانا چاہیے، ورنہ حقیقی منافع اور فوائد کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ نقصان کو کٹوتی کے قابل بنانے کے لیے یہ تخمینہ دار کے کاروبار میں نقصان ہونا چاہیے نہ کہ کسی اور کے کاروبار سے متعلق ادائیگی جو کہ ایکٹ کی دفعات کے تحت سمجھا جاتا ہے اور اس کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ نقصان قابل قبول ہو جاتا ہے اگر یہ تشخیص کنندہ کے کاروبار سے "براہ راست آتا ہے اور اتفاقی ہے"۔ لہذا فیصلہ بنیادی طور پر اس بات پر منحصر ہے کہ آیا دعوی کردہ نقصان اس نوعیت کا کاروباری نقصان ہے۔ ہماری رائے میں مدعا فرم کی طرف سے قابل ادائیگی رقم کو اس کا کاروباری نقصان نہیں کہا جا سکتا۔ کٹوتی کے قابل ہونے کے لیے نقصان تجارتی نقصان کی نوعیت میں ہونا چاہیے اور جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے، اس

سے براہ راست نکلنا چاہیے اور یہ واقعی کاروبار کے لیے اتفاقی ہونا چاہیے۔ یہ کافی نہیں ہے کہ یہ کسی اور حیثیت میں تاجر پر آتا ہے یا محض اس کے کاروبار سے جڑا ہوتا ہے۔

مدعا علیہ کے وکیل نے بدری داس ڈوگا بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا۔ اس صورت میں جائزہ لینے والے کے ایک ایجنٹ کے پاس اسیس کے کاروبار کو جاری رکھنے کے مقصد سے مصروف تھا، اسے بینک اکاؤنٹ چلانے کا اختیار حاصل تھا۔ اس طرح کے اختیار کے تحت عمل کرتے ہوئے ایجنٹ نے بینک سے رقم نکال لی اور اسے اپنے ذاتی استعمال میں ڈال دیا۔ تعین کنندہ ایجنٹ سے غلط استعمال کی گئی رقم کا صرف ایک حصہ وصول کرنے کے قابل تھا اور بقایا کو ناقابل واپسی قرض کے طور پر لکھ دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ دفعہ 10(2)(xi) یا 10(2)(xv) کے تحت قابل اجازت نہیں ہے۔) لیکن ایکٹ کے دفعہ 10(1) کے تحت منافع کی گنتی میں اس کے کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے اتفاقی نقصان کے طور پر یہ ایک نقصان تھا۔ وکیل نے مندرجہ ذیل مشاہدے پر انحصار کیا وینکٹارامایار، جسٹس، پر صفحہ۔695:

"نتیجہ یہ ہے کہ جب کسی کٹوتی کے لیے دعویٰ کیا جاتا ہے جس کے لیے دفعہ 10(2) میں کوئی خاص شق نہیں ہے، چاہے یہ قابل قبول ہے یا نہیں، اس بات پر منحصر ہوگا کہ آیا قبول شدہ تجارتی مشق اور تجارتی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کاروبار کو جاری رکھنے سے پیدا ہونا اور اس سے اتفاقی ہونا۔"

اس حوالے کو ان حالات میں پڑھنا ہوگا جہاں ایجنٹوں کی ملازمت کاروبار کو جاری رکھنے سے اتفاقی تھی اور یہ دیکھا گیا کہ اس نے منطقی طور پر اس بات کی پیروی کی ہے کہ جو نقصانات ایسی ملازمت سے اتفاقی تھے وہ بھی جاری رکھنے سے اتفاقی تھے کاروبار کے صفحہ 696 پر دیکھا گیا:

"ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیا جانا چاہیے کہ دفعہ 10(1) کے تحت جس نقصان کے لیے کٹوتی کی جا سکتی ہے، وہ ایسا ہونا چاہیے جو براہ راست کاروبار کے جاری رہنے سے ہوتا ہے اور اس سے اتفاقی ہوتا ہے اور اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اندازہ لگائیں، چاہے اس کا اس کے کاروبار سے کوئی تعلق ہو۔"

کرٹس بمقابلہ جے اینڈ کیوا اولڈ فیلڈ لمیٹڈ (1) میں انگریزی فیصلے کا حوالہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس معاملے میں شراب اور اسپرٹ کے تاجروں کی ایک کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر نے کمپنی کی رقم کا غبن کیا اور اسے خراب قرض کے طور پر نقصان کے طور پر دعوی کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ تجارتی نقصان نہیں ہے اور اس وجہ سے قابل قبول کٹوتی نہیں ہے۔ اس صورت میں ولی عہد کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ رقم کوئی عام تجارتی قرض نہیں ہے اور اس لیے برا قرض نہیں ہو سکتا اور یہ کہ نقصان کا تعلق تجارت سے نہیں ہے اور نہ ہی پیدا ہوا ہے۔ رولٹ، جسٹس، نے کہا کہ صفحہ۔330:

"جب قاعدہ خراب قرض کی بات کرتا ہے تو اس کا مطلب ایک قرض ہے جو ایک قرض ہے جو بیلنس شیٹ میں تجارتی قرض کے طور پر آتا ہے جو تجارت میں زیر بحث ہے اور یہ کہ یہ برا ہے۔ اس کا درحقیقت کوئی برا قرض نہیں

ہے جو، جب یہ ایک اچھا قرض ہوتا،تو منافع میں اضافہ نہ ہوتا۔"

موجودہ کیس میں جواب دہندہ فرم پر ذمہ داری عائد کی گئی تھی کیونکہ اس کے ساتھ ایکٹ کے دفعہ 42(1) کے مفہوم کے اندر ایک ایجنٹ کے طور پر برتاؤ کیا گیا تھا اور دفعہ کے ذیلی دفعہ (2) میں ڈیمنگ پروویژن کی وجہ سے ذمہ داری عائد کی گئی تھی۔ ایکٹ کا 42۔ کیا موجودہ معاملے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جواب دہندہ فرم پر عائد کی گئی ذمہ داری مدعا کے کاروبار سے پیدا ہونے والا کاروباری قرض تھا یا وینکٹارامااِیّر کے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے،جسٹس "براہ راست کاروبار کو جاری رکھنے سے نکلتا ہے؟ اور اس سے اتفاقی ہے یا جواب دہندہ فرم کے کاروبار میں تجارتی قرض ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ وہ شرط پوری نہیں ہوئی ہے اور جو نقصان جواب دہندہ کو ہوا ہے وہ اس کے اپنے کاروبار میں نہیں ہے بلکہ ذمہ داری کسی دوسرے شخص کے کاروبار کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اور یہ دفعہ ایکٹ کا 10(1) کے اندر جائز کٹوتی نہیں ہے۔۔ یہ کوئی نقصان نہیں ہے جسے مدعا کے کاروبار کے منافع اور منافع سے جواب دہندہ کے کاروبار کے سلسلے میں منہا کیا جائے۔

مدعا علیہ کے وکیل نے لارڈز ڈیری فارم لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی) پر بھی انحصار کیا۔ یہ ایک ملازم کی طرف سے غبن کا معاملہ تھا اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ نقصان براہ راست کیشئرز کو ملازمت دینے کی ضرورت سے پیدا ہوا تھا اور اس لیے غبن سے ہونے والا نقصان تجارتی نقصان تھا لیکن اسی صورت میں یہ کہا گیا کہ دعویٰ کرنے سے پہلے بُرے قرض کے طور پر قرض کی کٹوتی قانون کے مطابق قرض ہونا چاہیے۔ یہ مقدمہ موجودہ مقدمہ کے حقائق پر لاگو نہیں ہوتا اور ہمارے سامنے سوال کے فیصلے میں بہت کم مدد کرتا ہے۔ جواب دہندہ کے وکیل نے اگلا کلکتہ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس پر انحصار کیا۔ اس صورت میں یہ کہا گیا تھا کہ "منافع اور منافع" کے اظہار کو اس کے تجارتی معنی میں سمجھنا ہوگا اور یہ کہ منافع اور منافع کی کوئی گنتی اس وقت تک نہیں ہوسکتی ہے جب تک کہ ان منافعوں اور فوائد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری اخراجات کو وہاں سے منہا نہ کیا جائے۔ دعوے کے حوالے سے دفعہ 10(2) میں کوئی خاص شق نہیں ہے، اس کی اجازت کا انحصار قبول شدہ تجارتی پریکٹس اور تجارتی اصولوں پر ہوگا اور اسے اجازت دی جائے گی اگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کاروبار کو جاری رکھنے سے پیدا ہوتا ہے اور اس سے اتفاقی. ایک اصول کے طور پر یہ غیر مستثنیٰ ہے لیکن اس سے معاملہ مزید آگے نہیں بڑھتا۔

اس کے بعد یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہ معاملہ دفعہ ایکٹ کا 10(2)(xi) کے اندر آتا ہے۔، یعنی یہ کاروبار کے حوالے سے ہے۔ اس تنازعہ میں دفعہ 10(1) کے تحت کٹوتی کے دعوے سے بھی کم مادہ ہے۔ شق (xi) کے تحت بھی قرض صرف اس صورت میں قابل قبول ہے جب یہ قرض ہو اور تجارت کے ایک واقعے کے طور پر پیدا ہو۔ سوائے نقد قرضے کے تجارتی قرضوں کے صرف اس صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے جب وہ صارفین کی طرف سے فراہم کردہ سامان یا اجزاء کو قرض یا اسی قسم کے لین دین کے لیے واجب الادا ہوں۔ ہر معاملے میں امتحان ہوتا ہے،

کیا قرض کاروبار کے لیے ایک واقعہ کے طور پر واجب الادا تھا؛ اگر یہ اس کردار کا نہیں ہے تو یہ ایک سرمایہ نقصان ہوگا۔اس طرح سالیسیٹرز کی ایک فرم کی طرف سے ایک کمپنی کو جس کی تشکیل میں اس نے قانونی مشیر کے طور پر کام کیا ہے اس کے ناقابل واپسی ہونے پر کٹوتی کے قابل نہیں ہے کیونکہ یہ وکیل کے پیشے کا حصہ نہیں ہے: سی۔آئی۔آر بنام ہگارت اور برن مرڈوک۔

ہماری رائے میں ہائی کورٹ نے مدعا علیہ کے حق میں سوال کا جواب دینے میں غلطی کی۔لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کو منسوخ کرتے اور مدعا علیہ کے خلاف سوال کا جواب دیں۔ اپیل کنندہ کو اپنے اخراجات اس عدالت اور ہائی کورٹ میں ہوں گے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.04.02 15:40
I attest to the accuracy and
integrity of this document